صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ہفتہ 17 ستمبر 2016ء 14 ذوالحج 1437 ہجری 17 تبوک 1395 ھش جلد 66-101 نمبر 211

آسمان کے دروازے

حضرت محزر بن نضلہؓ کو خدا تعالیٰ نے ان کی شہادت سے چند روز پہلے ہی خواب کے ذریعے شہادت کی خبر دے دی تھی۔ چنانچہ وہ اپنی خواب بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آسمان کے دروازے میرے لئے کھول دیئے گئے ہیں اور میں عالم بالا کی سیر کرتے ہوئے ساتویں آسمان اور سدرۃ المنتہٰی تک پہنچ گیا ہوں یہاں مجھ سے کہا گیا کہ یہی تمہارا مسکن ہے۔ کہتے ہیں کہ دوسرے روز میں نے حضرت ابوبکرؓ سے اس خواب کو بیان کیا تو آپؓ نے فرمایا: تمہیں شہادت کی بشارت ہو۔ چنانچہ چند دنوں کے بعد غزوۂ ذی قرد میں شہید ہوکر دائمی مسکن میں پہنچ گئے۔

(طبقات ابن سعد قسم اول جزء ثالث ص 67)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

''جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ کوئی معجزہ ان سے ظاہر ہو تو ان کے دلوں میں ایک جوش پیدا کر دیتا ہے اور ایک امر کے حصول کے لئے سخت کرب اور قلق ان کے دلوں میں پیدا ہو جاتا ہے۔ تب وہ بے نیازی کا برقعہ اپنے منہ پر سے اتار لیتے ہیں اور...... اس روحانی حسن کے ساتھ جس کی وجہ سے وہ خدا کے محبوب ہو گئے ہیں اس خدا کی طرف ایک ایسا خارق عادت رجوع کرتے ہیں اور ایک ایسے اقبال علی اللہ کی ان میں حالت پیدا ہو جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کی فوق العادت رحمت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور ساتھ ہی ذرہ ذرہ اس عالم کا کھینچا چلا آتا ہے اور ان کی عاشقانہ حرارت کی گرمی آسمان پر جمع ہوتی اور بادلوں کی طرح فرشتوں کو بھی اپنا چہرہ دکھا دیتی ہے اور ان کی دردیں جو رعد کی خاصیت اپنے اندر رکھتی ہیں ایک سخت شور ملاء اعلیٰ میں ڈال دیتی ہیں تب خدا تعالیٰ کی قدرت سے وہ بادل پیدا ہو جاتے ہیں جن سے رحمتِ الٰہی کا وہ مینہ برستا ہے جس کی وہ خواہش کرتے ہیں ......مگر یہ کیا حیرت انگیز نظارہ ہے کہ وہ حسن روحانی جو......انسان میں پیدا ہوتا ہے اس میں ایک عالمگیر کشش پائی جاتی ہے ......اور نہ صرف انسان بلکہ عالم کا ذرہ ذرہ اس کی کشش سے متاثر ہوتا ہے......انسان جو سچی محبت خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے وہ وہ یوسف ہے جس کے لئے ذرہ ذرہ اس عالم کا زلیخا صفت ہے اور ابھی حسن اس کا اس عالم میں ظاہر نہیں کیونکہ یہ عالم اس کی برداشت نہیں کرتا۔''

''وہ (خدا) ان کے لئے عجائب کام دکھلاتا ہے اور ایسی اپنی قوت دکھلاتا ہے کہ جیسا کہ ایک سوتا ہوا شیر جاگ اٹھتا ہے۔ خدا مخفی ہے اور اس کو ظاہر کرنے والے یہی لوگ ہیں۔ وہ ہزاروں پردوں کے اندر ہے اور اس کا چہرہ دکھلانے والی یہی قوم ہے ......غیر معمولی طور پر خدا کی تائید اور نصرت کے نشان اس کثرت سے ان کے لئے ظاہر ہوتے ہیں کہ دنیا میں کسی کو مجال نہیں ہوتی کہ ان کی نظیر پیش کر سکے۔ خدا جو مخفی ہے اس کا چہرہ دکھلانے کے لئے وہ کامل مظہر ہوتے ہیں۔ وہ دنیا کے آگے پوشیدہ خدا کو دکھلاتے ہیں اور خدا انہیں دکھلاتا ہے۔''

''کیا اللہ کے وجود میں بھی شک ہوسکتا ہے جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔ دیکھو یہ تو بڑی سیدھی اور صاف بات ہے کہ ایک مصنوع کو دیکھ کر صانع کو ماننا پڑتا ہے۔ ایک عمدہ جوتے یا صندوق کو دیکھ کر اس کے بنانے والے کی ضرورت کا معاً اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ پھر تعجب پر تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی میں کیوں کر انکار کی گنجائش ہوسکتی ہے۔ ایسے صانع کے وجود کا کیوں کر انکار ہوسکتا ہے جس کے ہزارہا عجائبات سے زمین و آسمان پُر ہیں۔ پس یقیناً سمجھ لو کہ قدرت کے ان عجائبات اور صنعتوں کو دیکھ کر بھی جن میں انسانی ہاتھ انسانی عقل و دماغ کا کام نہیں اگر کوئی بیوقوف خدا کی ہستی اور وجود میں شک لائے تو وہ بدقسمت انسان شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہے۔...... بڑی ہی نابینائی ہے۔''

(الفضل 7 مارچ 2015ء)

بیوت الحمد منصوبہ اور خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر 100 گھر تعمیر کر کے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔ اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 130 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر و توسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم وبیش 25 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مَد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف جھوٹے مقدمات میں ملوث کئے گئے ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

مشعلِ راہ

ذکر الٰہی کی مجالس سے سلامتی ملتی ہے

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جولائی 2004ء میں فرماتے ہیں۔

ایسی مجلسوں سے ہمیشہ بچنا چاہئے جو دین سے دور لے جانے والی ہوں، جو صرف کھیل کود میں مبتلا کرنے والی ہوں۔ ایسی مجلسیں جو اللہ تعالیٰ سے دُور لے جانے والی مجلسیں ہیں وہ یہی نہیں کہ صرف اللہ تعالیٰ سے دور لے جاتی ہیں بلکہ بعض دفعہ مکمل طور پر، بعض دفعہ کیا یقینی طور پر انسان کی ہلاکت کا سامان پیدا کر دیتی ہیں۔ اس لئے ہمیشہ ایسی مجالس کی تلاش رہنی چاہئے جہاں سے امن وسکون اور سلامتی ملتی ہو۔

تو سلامتی والی مجالس کیسی ہیں۔ اس بارے میں ایک روایت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کسی نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ ہم نشیں کیسے ہوں۔ کن لوگوں کی مجلس میں ہم بیٹھیں۔ اس پر آپ نے فرمایا (-) یعنی ان لوگوں کی مجلس میں بیٹھو جن کو دیکھ کر تمہیں خدا یاد آئے اور جن کی گفتگو سے تمہارا دینی علم بڑھے اور جن کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ (ترغیب)

تو ایسی مجالس سے ہی سلامتی ملتی ہے جہاں ایسے لوگ ہوں جہاں خدا کا ذکر ہو رہا ہو، اس کے دین کی عظمت کی باتیں ہو رہی ہوں۔ ایسے مسائل پیش کئے جا رہے ہوں اور ایسی دلیلیں دی جا رہی ہوں جن سے انسان کا اپنا دینی علم بھی بڑھے اور دعوت الی اللہ کے لئے دلائل بھی میسر آئیں اور قرآن کریم کا عرفان بھی حاصل ہو رہا ہو۔ اور ایسی باتیں ہوں جن سے صرف اس دنیا کی چکا چوند ہی نہ دکھائی دے بلکہ یہ بھی ذہن میں رہے کہ اس دنیا کو چھوڑ کر بھی جانا ہے۔ اس لئے ایسے عمل ہونے چاہئیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہوں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی قوم مسجد میں کتاب اللہ کی تلاوت اور باہم درس وتدریس کے لئے بیٹھی ہو تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے۔ رحمت باری ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو اپنے جلو میں لے لیتے ہیں۔

(سنن الترمذی کتاب القراءت باب ما جاء ان القرآن انزل علی سبعة أحرف)

تو ایسی نیک مجالس ہیں جو سلامتی کی مجلسیں ہیں۔ ان میں عام گھریلو مجالس، اجتماعات اور جلسے بھی ہو سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ خوش قسمت ہے کہ اس میں ایک ہاتھ پر اکٹھا ہونے کی وجہ سے اس قسم کے مواقع میسر آتے رہتے ہیں۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ یہاں کا جلسہ بھی آنے والا ہے اس سے بھی بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے تا کہ ہر طرف سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کی بارش ہم پر پڑتی رہے۔ (روزنامہ الفضل یکم فروری 2005ء)

مہ تاباں

گل تازہ کی صورت ہے رُخ انور مہ تاباں
مثالِ آئینہ روشن حسیں پیکر مہ تاباں

زمیں کے اس کنارے سے زمین کے اس کنارے تک
نظر آتا ہے آنکھوں کو بس اک منظر مہ تاباں

قدم بوسی کو حاضر ہیں ادب گاہِ خلافت میں
تری دہلیز پر سورج ترے در پر مہ تاباں

مرے احساس میں شامل ہے خوشبو اس کی باتوں کی
مرے دل میں چمکتا ہے مرے اندر مہ تاباں

تم اپنے چاند لے آؤ مقابل رکھ کے دیکھو تو
ہزاروں ماہ تابوں سے مرا بہتر مہ تاباں

نثار اس کی محبت کے میں قرباں اس کے جلووں پر
اترتا ہے مرے گھر میں وہ خود آ کر مہ تاباں

پگھل جاتا ہوں پانی سا رُلاتا ہے نہ جانے کیوں
خیال درد دل تیرا مجھے اکثر مہ تاباں

زمانے بھر کے لوگوں کو بتاؤ جا کے تم خالدؔ
زمانے بھر میں اک میرا وہی رہبر مہ تاباں

عبدالکریم خالدؔ

اردو کے ضرب المثل اشعار

اب عطر بھی لگا ہو تو محبت کی بُو کہاں
وہ دن ہوا ہوئے کہ پسینہ گلاب تھا

قتلِ حسین اصل میں مرگِ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

2

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

سنگ بنیاد بیت Pfungstadt کی تقریب، امیر صاحب جرمنی اور مہمانان کے ایڈریسز اور حضور انور کا خطاب

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

28 اگست 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر چالیس منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بیت Pfungstadt کا سنگ بنیاد

آج جماعت Pfungstadt میں بیت الذکر کے سنگ بنیاد کی تقریب کا پروگرام تھا۔

پانچ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور شہر Pfungstadt کے لئے روانگی ہوئی۔ بیت السبوح فرینکفرٹ سے اس شہر کا فاصلہ 52 کلومیٹر ہے۔ شہر کی حدود میں داخل ہونے سے قبل پولیس کے ایک موٹر سائیکل نے قافلہ کو Escort کیا۔ اس کے علاوہ پولیس کی گاڑی بھی ڈیوٹی پر موجود تھی۔ آج کا دن احباب جماعت Pfungstadt کے لئے غیر معمولی خوشی و مسرت اور سعادتوں سے بھرپور دن تھا۔ ان کے شہر میں پہلی بار خلیفۃ المسیح کے مبارک قدم پڑ رہے تھے۔ ان کے شہر کی سرزمین بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک وجود سے فیضیاب ہونے والی تھی۔ ہر مرد و عورت، جوان، بوڑھا، چھوٹا بڑا پیارے آقا کی آمد کا منتظر تھا۔

چھ بجکر پندرہ منٹ پر جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی تو احباب جماعت نے انتہائی پُرجوش انداز میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ والہانہ انداز میں نعرے بلند کئے۔ دوسری طرف بچے اور بچیاں خیرمقدمی گیت پیش کر رہی تھیں۔ ہر ایک اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ ہلا کر سب کو السلام علیکم کہا۔

اس موقع پر صدر جماعت Pfungstadt ثناء اللہ چیمہ صاحب، مربی سلسلہ آفاق احمد صاحب، ریجنل امیر حمید احمد خالد صاحب اور ایڈیشنل سیکرٹری جائیداد برائے سو بیوت الذکر سعید گیسلر صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

آج بیت کی سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل ہونے کے لئے آنے والے مہمانوں میں اس شہر کے میئر Patrick Koch صاحب اور سابقہ میئر Horst Baier بھی شامل تھے۔ ان دونوں نے بھی حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

تقریب کا آغاز

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں بیت الذکر کے سنگ بنیاد کے حوالہ سے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو حافظ طارق احمد چیمہ صاحب نے کی اور اس کا جرمن ترجمہ بلال احمد جوئیہ صاحب نے پیش کیا۔

امیر صاحب جرمنی کا تعارفی ایڈریس

بعد ازاں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا اور شہر Pfungstadt کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ شہر Darmstadt Dieburg کا حصہ ہے اور پچیس ہزار نفوس پر مشتمل ہے اور اس شہر کی بنیاد 1886ء میں رکھی گئی۔

اس شہر میں Refugees کے حوالہ سے نمایاں کام ہو رہا ہے اور جماعت کے افراد بھی اس کام میں معاونت کر رہے ہیں اور یہاں ہماری جماعت کے افراد کی Integration بھی قابل بیان ہے۔

بیت الذکر کے لئے جگہ کے حصول کی کوشش 2009ء میں شروع ہوئی۔ جگہ کے حصول میں سابق میئر Horst Baier صاحب نے بہت مدد کی اور مسلسل ان کا تعاون حاصل رہا۔ شہر کی انتظامیہ نے بھی بہت مدد کی بہت سی ملاقاتوں اور میٹنگز کے بعد بالآخر 2012ء میں پلاٹ خریدنے کی اجازت ملی اور جماعت نے یہ جگہ خریدی۔ آغاز میں کچھ لوگوں نے مخالفت کی لیکن جلد ہی سب کو معلوم ہو گیا کہ یہ جماعت امن پسند جماعت ہے تو پھر سب شہریوں نے مل کر ہماری مدد کی اور ہمارا ساتھ دیا۔

یہاں جماعت کی مختصر تاریخ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آغاز میں یہاں پندرہ افراد پر مشتمل جماعت تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد 225 افراد پر مشتمل ہے۔ نئے سال کے شروع میں احباب جماعت سارے شہر میں وقارعمل کرتے ہیں۔ Charity Walks کے پروگرام ہوتے ہیں اور حاصل ہونے والی رقم شہر کے رفاہی اداروں کو دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ جماعت مقامی حکام کے ساتھ مل کر ریفیوجیز کے حوالہ سے نمایاں خدمت کر رہی ہے۔

بیت الذکر کے اعداد و شمار کا ذکر کرتے ہوئے امیر صاحب نے بتایا اس قطعہ زمین کا رقبہ 1225 مربع میٹر ہے اور یہ 9 جولائی 2014ء کو ایک لاکھ 96 ہزار یورو میں خریدا گیا۔ یہاں نماز کے لئے مردوں اور عورتوں کے لئے دو ہال تعمیر ہوں گے ہر ایک کا رقبہ ساٹھ مربع میٹر ہوگا۔ اس کے علاوہ مربی کی رہائش کے لئے ایک گھر بھی تعمیر ہوگا۔ بیت الذکر کے مینار کی اونچائی 12 میٹر اور گنبد کا قطر 6 میٹر ہوگا۔

امیر صاحب نے اپنے ایڈریس کے آخر پر اس بات کا بھی ذکر کیا کہ یہ اتنی بڑی بیت الذکر نہیں ہوگی اس لئے لوگوں کو کسی خوف کی ضرورت نہیں ہے۔

میئر کا ایڈریس

امیر صاحب کے تعارفی ایڈریس کے بعد شہر Pfungstadt کے میئر Patrick Koch نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

سب سے پہلے میں عزت مآب خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتا ہوں اور آج اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام حاضرین کو سلام پیش کرتا ہوں۔

مجھے اس بات سے بہت خوشی ہے کہ آج خلیفۃ المسیح Pfungstadt شہر میں تشریف لائے ہیں اور بیت کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے۔

جماعت احمدیہ کا شہریوں اور ان کی انتظامیہ سے بڑا اچھا رابطہ ہے جو شخص کہیں ایک عمارت بناتا ہے تو اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ وہاں رہنا چاہتا ہے۔ یہ بیت الذکر کی تعمیر اب اس بات کا نشان ہے کہ آپ اس شہر کا حصہ بن چکے ہیں اور یہاں رہنا چاہتے ہیں۔ اس گھر کی تعمیر سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ آپ اپنے آپ کو دوسروں سے الگ کرنا چاہ رہے ہیں۔

میئر صاحب نے کہا مجھے جماعت کے بارہ میں یہ تاثر ہے کہ آپ بڑی اچھی طرح Integrate ہو رہے ہیں اور اب یہ بیت بھی ایک ایسی جگہ ہوگی جہاں سب اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ ایک ایسی جگہ ہوگی جہاں آپس میں ملاقات ہو اور اچھے طریق پر آپس میں بات چیت کی جا سکے۔

احمدیہ جماعت کی اس بات نے بھی ہمیں بہت متاثر کیا ہے کہ یہ سب کام واضح اور کھل کر کرتے ہیں اور کچھ چھپانے کی کوشش نہیں کرتے۔

آج کچھ لوگ بیشک اس بیت کو تنقیدی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں۔ لیکن یہ بات آجکل کے حالات کے مدنظر قابل برداشت ہے۔ چونکہ ہم ایک ایسے ملک میں مقیم ہیں جہاں مذہبی آزادی پائی جاتی ہے تو پھر لازمی ہے کہ (-) کے لئے بھی بیت الذکر بنائی جائے اور انہیں ان کے چھپے ہوئے کمروں سے باہر آنے کا موقع دیا جائے۔ یہ مذہبی آزادی ہر ایک کے لئے ہے نہ کہ صرف چند لوگوں کے لئے۔

یہ بات بھی ضروری ہے کہ ہم سب امن کے ساتھ اکٹھے رہیں اور اس کے لئے بھائی چارہ، رواداری اور ایک دوسرے کا احترام کرنا اہم بات ہے جسے ہر ایک کو اختیار کرنا چاہئے۔

میئر صاحب نے کہا کہ جماعت یہاں خدمت کے کام بھی کرتی ہے، وقارعمل کرتی ہے، Charity کے پروگرام بھی کرتی ہے اور اس شہر کے لوگوں کی خدمت کرتی ہے۔ اس شہر کے باشندے جرمن ہوں یا غیر ملکی ہوں ہم سب یہاں مل جل کر رہتے ہیں اور بیت کی تعمیر بھی اسی بات کی نشانی ہے۔

آخر پر میئر صاحب نے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ بیت جلد تعمیر ہو اور جلد سارے کام ہوتے چلے جائیں۔

شہر کے سابق میئر کا ایڈریس

بعد ازاں Pfungstadt شہر کے سابقہ میئر Horst Baier نے اپنے ایڈریس میں کہا:

آپ سب کا شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ چند الفاظ آپ کے سامنے کہہ سکوں۔ پہلے تو میں نے اس دعوت کی معذرت کی تھی کیونکہ میرا اب سیاست سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ لیکن اب شہر کے میئر صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کر دیا ہے۔ اس لئے اب ان کے بعد میں بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

میں اس بات سے خوش ہوں کہ جماعت سے میرا مضبوط تعلق اور رابطہ ہے۔ شروع میں لوگوں کی طرف سے جماعت کے بارہ میں تحفظات تھے اور بعض پریشانیاں تھیں اور بحیثیت میئر میرا کام تھا کہ میں جماعت کے بارہ میں دیکھوں، معلومات حاصل کروں، یہ دیکھوں کہ کس قسم کے لوگ ہیں، ان کے کام دیکھوں۔ وقت کے ساتھ ساتھ ملاقاتوں اور رابطوں کے نتیجہ میں ہمارے سارے خدشات دور ہو گئے اور ہمیں جلد معلوم ہو گیا کہ یہ امن پسند لوگ

ہیں اور معاشرہ کی خدمت کرنے والے لوگ ہیں۔

بیت الذکر کی تعمیر کے لئے ہم نے اس جگہ کا جو کہ شہر کے کنارے پر واقع ہے، بڑی تلاش اور سوچ بچار کے بعد اس کا انتخاب کیا ہے۔ آپ کھیتوں کے پاس سے گزر کر اس بیت الذکر کی جگہ کی طرف آئے ہیں۔ آئندہ اس جگہ شہر کی Main Parking بھی بنی ہے اور شہر کی آبادی مستقبل کے پلان کے مطابق اس طرف بڑھ رہی ہے اور اس بیت الذکر کے اردگرد مستقبل میں آبادی ہوگی اور اس طرح یہ بیت الذکر آبادی کے اندر ہوگی۔

میئر موصوف نے کہا تمام احمدی اس جگہ ہمیشہ خوشی سے آئیں بلکہ وہ ہمارے اس شہر کی نبض کی طرح ہیں۔ میں جماعت احمدیہ Pfungstadt کی خدمات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جماعت احمدیہ کو مختلف میدانوں میں اس شہر کی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

میئر نے کہا کہ آج پولیس کا یہاں موجود ہونا ضروری تھا۔ کیونکہ جرمنی میں بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو اللہ یا دین کے نام پر دہشت گردی پھیلانا چاہتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں یہ لوگ اصل (-) نہیں ہیں ان کو انسانیت کی قدر نہیں ہے، کوئی احترام نہیں ہے۔

احمدی بالکل تشدد پسند نہیں ہیں بلکہ وہ امن اور آزادی کی تعلیم دیتے ہیں اور ان کی طرف سے سلامتی کا اظہار ہوتا ہے۔

آخر پر میئر نے کہا میں امید رکھتا ہوں کہ ہمارے سارے کام اچھے طریق پر ہو جائیں اور یہ بیت تعمیر ہو اور پھر میری خواہش ہے کہ مجھے اس بیت کے افتتاح میں شامل ہونے کا موقع ملے۔

بعد ازاں چھ بجکر بیالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا:

حضور انور کا خطاب

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمام مہمانوں اور جماعت کے افراد کو السلام علیکم

اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا فضل اور احسان ہے کہ جماعت احمدیہ جرمنی کو جرمنی میں مختلف جگہوں پر (بیوت) بنانے کی توفیق مل رہی ہے اور اس حوالہ سے جہاں ایک عبادت کی جگہ میسر آتی ہے وہاں جماعت کا تعارف بھی ہو جاتا ہے اور لوگوں میں جماعت کے بارہ میں جو تحفظات ہیں وہ بھی دور ہو جاتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے (بیت) تعارف کے لئے بڑا اہم کردار ادا کرتی ہے۔

امیر صاحب جرمنی نے کہا کہ اس شہر نے Immigrants کو خوش آمدید کہا اور Integrate کیا۔ اپنے اندر جذب کیا اور آنے والوں نے بھی اس شہر کے لوگوں کے ساتھ اچھے تعلقات بنا کر اپنے آپ کو ان میں جذب کیا تو یہ دونوں طرف سے جذب ہونا ایک اہم کام ہے۔ اگر شہر کے لوگ باہر سے آنے والوں کو جذب نہ کرنا چاہیں، ان سے فاصلے پیدا کرنا چاہیں، تو چاہے کوئی جتنی بھی کوشش کر لے پھر فاصلے قائم رہتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے یہاں شہر کے لوگوں کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے باہر سے آنے والوں کو خاص طور پر احمدیوں کو اپنے میں جذب کیا اور یہی احمدیوں کا کردار ہونا چاہئے کہ جب مقامی لوگوں نے ہمیں اپنے اندر رہنے کا موقع میسر کیا ہمیں اپنے اندر جذب کیا تو ہم بھی ان کے ساتھ ایسے تعلقات رکھیں جو بہترین دوست کے تعلقات ہوتے ہیں۔ جو ایک بہترین تعلق رکھنے والے کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ہمیں ان کی تمام تر ضروریات کے لئے کام آنا چاہئے۔

امیر صاحب نے چیریٹی کا ذکر کیا کہ چیریٹی کی بہت ساری رقم دی گئی۔ یہ اس شہر کے لوگوں پر کوئی احسان نہیں کیا۔ جماعت احمدیہ کا کام ہی خدمت خلق اور لوگوں کے کام آنا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے فارسی کلام میں فرمایا ہے کہ میرا مقصد ہی خدمت خلق ہے۔ اس لئے یہ اہم کام ہر احمدی کا فرض ہے اور اس کے لئے ہمیں کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

جو مقررین آئے انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہیں کے خیالات کے اظہار پر بنیاد رکھتے ہوئے میں کچھ باتیں کہوں گا۔ امیر صاحب کے حوالہ سے میں باتیں کر چکا ہوں۔ ایک بات انہوں نے یہ کہی کہ یہ شہر **1886ء میں آباد ہوا۔ 1880ء** کی دہائی جو ہے یہ وہ دہائی ہے جس **میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے (دین) کی خدمت کا بیڑا اٹھایا** اور (دین) کے دفاع میں بہت کچھ لکھا (دین) کی صحیح تعلیم دنیا پر واضح کی اور آخر 1889ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ تو 1880ء کی یہ دہائی جماعت احمدیہ کے قیام کی بھی دہائی ہے اور اس وقت جب آپ نے یہ دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں (دین) کی صحیح تعلیم دنیا کو بتاؤں اور جو خرابیاں اور برائیاں دین میں پیدا ہو چکی ہیں میں ان کو دور کروں۔ اس وقت آپ کا مقصد تمام دنیا تک (دین) کی صحیح تعلیم پہنچانا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً بھی کہا کہ میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ اس زمانہ میں جب اس شہر کی بنیاد رکھی گئی اور اس زمانہ میں جس دہائی میں جماعت احمدیہ کا قیام ہوا، کون سوچ سکتا تھا کہ جرمنی کے ایک چھوٹے سے قصبہ میں جو انہی دنوں میں آباد ہو رہا تھا احمدیت پہنچ جائے گی اور (دین) کی صحیح تعلیم کے پیروکار وہاں پہنچیں گے۔ **آج 130 سال بعد یہاں نہ صرف وہ لوگ پہنچ گئے بلکہ 130 سال بعد اپنی (بیت) بھی** بنا رہے ہیں۔ بس اللہ تعالیٰ کا جو حضرت مسیح موعود سے جو وعدہ تھا کہ میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا اس کے پورے ہونے کا ایک یہ بھی نشان ہے۔

(بیت) بنانے کا مقصد کیا ہے؟ (بیت) کا سب سے بڑا مقصد تو یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ اس خدا کے آگے جھکیں جس نے ہمیں پیدا کیا، جو سب کا خدا ہے۔ اللہ صرف (مومنوں) کا اللہ نہیں ہے۔ وہ یہودیوں کا بھی اللہ ہے۔ وہ عیسائیوں کا بھی اللہ ہے۔ وہ ہندوؤں کا بھی اللہ ہے۔ بس ہمارا مقصد یہ ہے کہ دنیا کو ہم بتائیں کہ تمہاری زندگی کا مقصد اس اللہ کی عبادت کرنا ہے جس نے ہمیں پیدا کیا اور اس دنیا میں بہت سی خوبصورت چیزوں سے نوازا۔ پھر دوسرا مقصد اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنا ہے۔ یہی (دینی) تعلیم کا خلاصہ ہے کہ ایک تو اپنے خدا کی عبادت کرو اس کا حق ادا کرو۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کی جو مخلوق ہے اس کا حق ادا کرو، اس کی خدمت کرو۔

جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا اور امیر صاحب نے بھی ذکر کیا کہ چیریٹی کی رقم یہاں خرچ کی، تو یہ کوئی احسان نہیں ہے بلکہ یہ یہاں کے لوگوں کا حق ہے جو ہم ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

میئر صاحب اور یہاں کے لوگوں کا بھی شکریہ!

جیسا کہ میئر صاحب نے تحفظات کے حوالہ سے اظہار کیا ہے۔ ٹھیک ہے اگر کسی بات کا علم نہ ہو تو بعض دفعہ انسان تحفظات رکھتا ہے اور جیسا کہ کہا گیا ان تحفظات کی وجہ سے یہاں کے لوگوں نے مخالفت بھی کی لیکن وہ مخالفت آہستہ آہستہ دور ہو گئی یا اکثریت نے اس مخالفت کی پرواہ نہیں کی اور جماعت کا آپس میں لوگوں کے ساتھ جو حسن سلوک ہے اور آپس میں مل جل کر رہنا ہے Integrate ہونا ہے۔ اس کو سامنے رکھتے ہوئے کونسل نے بھی اور لوگوں نے بھی (بیت) بنانے کی اجازت دے دی۔ پس آہستہ آہستہ یہ تحفظات ابھی تک جن لوگوں میں قائم ہیں وہ بھی دور ہو جائیں گے۔ خاص طور پر جب (بیت) بن جائے گی تو انہیں علم ہوگا کہ (بیت) بننے سے کوئی نقصان نہیں ہوا بلکہ فائدہ ہی ہوا ہے۔ احمدی کہلانے والوں کو ایک ایسی جگہ میسر آئی جہاں سے پیار اور محبت کے نعرے ابھر رہے ہیں۔ یہاں سے پیار اور محبت کے، بھائی چارہ کے خلوص کے پیغام نکلیں گے۔ بس اس لحاظ سے میں ان لوگوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے ہمیں (بیت) بنانے کی اجازت میں اپنا کردار ادا کیا۔

امیر صاحب نے یہاں ایک ذکر کیا ہے کہ یہ کوئی بہت بڑی (بیت) نہیں ہے نہ اس کے بہت بڑے منارے ہیں اس لئے لوگوں کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ (بیت) کی تعمیر سے اگر کسی فکر کی ضرورت ہے تو پھر اگر کوئی فساد پھیلانا چاہتا ہے نہ اس کے لئے بڑی (بیت) کی ضرورت ہے نہ اسے چھوٹی (بیت) سے کوئی فرق پڑتا ہے۔ فساد کرنے والا تو ایک کمرہ میں بیٹھ کر بھی فساد کے Plan بنا سکتا ہے۔ اس لئے یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ بڑی (بیت) نہیں ہے۔ میرے خیال میں تو یہاں اگر بڑی (بیت) بنتی تو زیادہ محبت اور پیار کے زیادہ بڑے نظارے نظر آتے۔ اس لئے مجھے یہ امید ہے کہ امیر صاحب کی اس بات سے آپ لوگوں کو یہ خیال نہ پیدا ہو کہ چھوٹی (بیوت) پیار اور محبت کے نعرے لگانے والی ہیں اور بڑی (بیوت) فساد کی جڑ ہیں۔ جتنی بڑی (بیت) جماعت احمدیہ کی ہوگی تو لوگوں کی خدمت کا اتنا ہی بڑا پیار اور محبت کا پیغام ہماری طرف سے پہنچے گا۔

میئر صاحب نے کچھ اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ یقیناً انسانیت کے ناطہ ہم ایک ہیں اور (دین) کی تعلیم بھی یہ ہے۔ انہوں نے بڑے کھلے دل سے کہا کہ تمام مذاہب کا حق ہے۔ (دین) کی تو تعلیم بھی یہی ہے کہ ہر مذہب کے ماننے والے کا اپنا حق ہے اور مذہب کا معاملہ دل سے ہے۔ کسی کو زبردستی کسی مذہب میں شامل نہیں کیا جا سکتا اور کسی کو زبردستی کسی مذہب میں شامل ہونے سے روکا نہیں جا سکتا۔ قرآن کریم نے تو یہ کہہ دیا کہ دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں یہ قرآن کریم میں بڑا واضح حکم ہے اور جب جبر نہیں تو پھر اگر کسی (-) کی طرف سے اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ جو غیر (-) ہیں ان کو نقصان پہنچایا جائے تو وہ اظہار غلط ہے اور قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے۔ بلکہ قرآن کریم یہاں تک بھی کہتا ہے کہ اگر (-) ہونے کے بعد بھی (دین) چھوڑتا ہے تو چھوڑے اس کو اجازت ہے۔ کوئی زبردستی نہیں۔ اس لئے (دین) کی تعلیم میں قطعاً ان باتوں کی جگہ نہیں ہے کہ مذہب میں کسی قسم کی زبردستی ہو سکتی ہے۔

مختصراً یہ بتاتا ہوں۔ پس اس لحاظ سے تمام مذاہب کے ماننے والے جب اس ملک میں رہتے ہیں تو وہ ایک قوم کی حیثیت سے، ایک جرمن شہری ہونے کی حیثیت سے یہاں رہتے ہیں چاہے وہ باہر سے آنے والا کسی ملک کے Region سے آیا ہے اور اب جرمن شہری ہے اس کا فرض بنتا ہے اور ملک کا اور علاقے کا بھی حق بنتا ہے کہ وہ ملک کی یا اس علاقہ کی خدمت کرے۔

یہاں نئے آنے والے، جماعت احمدیہ کے علاوہ بھی مختلف ممالک سے (-) آ رہے ہیں ان کو بھی میں یہی کہوں گا کہ اس بات کو سمجھیں کہ (دین) کی تعلیم پیار اور محبت کی تعلیم ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا (دین) کی تعلیم کے دو بنیادی اصول ہیں ایک اللہ تعالیٰ سے پیار کرنا اور اس کا حق ادا کرنا دوسرے اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے پیار کرنا اور اس کا حق ادا کرنا۔

جیسا میں نے پہلے کہا اگر یہاں کے باشندوں نے یہاں رہنے کی جگہ دی ہے اور بہت سارے Refugees آ رہے ہیں مجھے نہیں پتا اس شہر میں آئے ہیں کہ نہیں بہرحال اس ملک میں بہت آ رہے ہیں۔ اگر اس ملک کی حکومت نے یا شہریوں نے Refugees کو یہاں ٹھہرنے کی جگہ دی ہے تو ان ریفیوجیز کا بھی کام ہے کہ اس اعلیٰ اخلاق کا جواب اعلیٰ اخلاق سے دیں۔ پیار کا جواب پیار سے دیں۔ محبت کا جواب محبت سے دیں اور اپنے آپ کو اس ملک کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔

پرانے میئر صاحب جو بعد میں آئے انہوں نے کہا کہ میں سیاست میں ایکٹیو (Active) نہیں ہوں اس لئے میں نے پہلے ایڈریس کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

ہم انسانیت کے ناطے یہاں آئے ہیں اور انسانیت کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہر ایک کے نظریات مختلف ہوتے ہیں اس لئے انہوں نے ہمارے لئے بہت کچھ کیا۔ نئے میئر صاحب نے بتایا کہ پہلے میئر کے زمانہ میں بہت کام ہوا۔ اگر میں صحیح سمجھا ہوں تو یہی میئر صاحب تھے جن کے زمانہ میں (بیت) بنانے کی جگہ ملی تو ان کا ہمیں شکریہ ادا کرنا چاہئے اور ہم بحیثیت احمدی ان کو بھی اور یہاں کے رہنے والے ہر شہری کو بھی یقین دلاتے ہیں کہ (بیوت) عبادت کو ادا کرنے اور مذہبی احکامات کو پورا کرنے کے لئے آباد ہوتی ہیں۔ اس بات کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے کہ کون کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے اور کس سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہے یا کس حد تک اس کو سیاست میں دخل دینا ہے۔ پس یہ بات ہم میں سے ہر ایک کو سمجھنی چاہئے۔ یہاں کے رہنے والے احمدیوں کو بھی کہ ہمارے ہر کام سیاست سے بالا ہو کر ہونے چاہئیں اور اگر پہلے میئر اب انہیں بھی میئر رہے تب بھی ہم ان کے شکرگزار ہیں اور ان کے احسان کو ماننا چاہئے کہ ان کے زمانہ میں ہمیں اس (بیت) کی اجازت دی گئی اور نئے میئر کا بھی شکرگزار ہونا چاہئے کہ انہوں نے پہلے میئر کے کام کو آگے بڑھایا اور ہمیں اجازت دی اور اس لحاظ سے ہم ہر ایک کے شکرگزار ہیں جیسے پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں۔

سابق میئر صاحب نے اظہار کیا کہ کوئی فکر کی بات نہیں کہ اگر تمہیں شہر سے باہر جگہ ملی ہے۔ ہمیں تو یہ بڑی خوبصورت جگہ لگ رہی ہے۔ ایک خوبصورت علاقہ میں، سبزہ زار میں ایک اور خوبصورت عمارت ابھرے گی۔ جہاں سے محبت اور پیار کے نعرے بلند ہوں گے اور جس میں آنے والے لوگ محبت اور پیار تقسیم کرنے والے ہوں گے۔ فصلیں بھی ایک فائدہ دیتی ہیں باغ بھی فائدہ دیتا ہے۔ (بیت) بھی ایک فصل اور ایک ایسا علاقہ ہے جہاں ایسے پودے پروان چڑھتے ہیں جن کو پیار اور محبت کے پھل لگتے ہیں اور جس سے اردگرد کے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اس (بیت) کے بننے کے بعد (-) یہ چیز یہاں کے لوگ دیکھیں گے۔

جہاں تک شہر سے فاصلہ کا تعلق ہے یہ تو کوئی ایسی چیز نہیں۔ مجھے یاد ہے ہماری تاریخ میں لکھا ہوا ہے (بیت) فضل لندن کی جگہ جب ہمیں ملی تو لندن سے کافی دور جگہ تھی اور جنگل تھا اس وقت وہاں کے جو امام تھے ہمارے جو (مربی) تھے انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو لکھا کہ یہ (بیت) کی جگہ ہمیں حکومت نے دی تو ہے لیکن شہر سے بہت دور ہے۔ فاصلہ بہت ہے۔ کون آئے گا؟ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ان کو جواب دیا تھا کہ تم فکر نہ کرو شہر یہیں آجائے گا اور آج ہم دیکھتے ہیں، لندن میں جہاں (بیت) فضل واقع ہے وہ ہر لحاظ سے شہر کا تقریباً مرکزی حصہ بنا ہوا ہے۔ پس مجھے امید ہے کہ یہ (بیت) بھی (-) شہر کا مرکزی حصہ بن جائے گی۔

اب بات انہوں نے یہ بھی کہی کہ اللہ کو ماننے والے کا آجکل تصور یہ ہے کہ جہاں صرف فساد اور فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ بالکل ٹھیک ہے۔ بعض نئے آنے والے بعض مفاد پرست لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے نام کو بدنام کر دیا۔ جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا اللہ کسی کی مونا پلی نہیں ہے۔ اللہ کا نام Monopolize نہیں کیا جاسکتا۔ مختلف زبانوں میں مختلف نام ہیں۔ اللہ ہے۔ خدا ہے۔ God ہے۔ بھگوان ہے۔ مختلف نام لوگوں نے رکھے ہوئے ہیں۔

قرآن کریم کی پہلی سورۃ میں ہی اللہ تعالیٰ کو رب العالمین کہا گیا ہے۔ اللہ وہ رب ہے جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔ وہ یہودیوں کا بھی رب ہے اور اللہ ہے۔ وہ عیسائیوں کا بھی رب ہے اور اللہ ہے۔ وہ ہندوؤں کا بھی رب ہے اور اللہ ہے۔ وہ (-) کا بھی رب ہے اور اللہ ہے۔ پس ہمیں تو قرآن کریم کی پہلی سورۃ میں ہی اس بات کا حکم دے دیا کہ الحمدللہ رب العالمین۔ اس اللہ کا شکر ادا کرو جو رب ہے تمام دنیا کا۔ ہر مذہب کے ماننے والے کا۔ پس اس لحاظ سے بھی اگر یہاں سے اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہو یا جماعت احمدیہ اللہ اکبر کا نعرہ لگائے تو یہ نہ سمجھیں کوئی انقلاب لانے کے لئے یا دوسرے مذہب کو قتل کرنے کے لئے نعرہ لگا رہے ہیں۔ یہ اللہ کا نعرہ جب جماعت احمدیہ کی طرف سے بلند ہوتا ہے اس کا مطلب ہوتا ہے کہ جہاں تم اللہ کا حق ادا کر رہے ہو وہاں بندوں کا حق ادا کرنے میں اپنے آپ کو پہلے سے زیادہ پیش کرو۔ پس یہ ہے خلاصہ ہماری تعلیم کا اور یہ (دین) کی تعلیم ہے۔

اللہ کرے کہ اس (بیت) کے بننے کے بعد بھی یہاں رہنے والے احمدی اپنا حق ادا کرنے والے ہوں اور اس (بیت) کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں اور لوگوں کو یہاں نظر آئے کہ وہ محبت اور پیار جس کا یہاں پہلے ہی اظہار احمدیوں کی طرف سے ہو رہا ہے جب ان کو (بیت) دی جائے تو اس سے بہت بڑھ کر ہونے لگے۔

بس اس کے بعد میں اپنی بات ختم کرتا ہوں اور اب سنگ بنیاد رکھا جائے گا اور وہیں (-) دعا ہوگی۔ السلام علیکم

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔

سنگ بنیاد کی کارروائی

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سنگ بنیاد رکھنے کی جگہ پر تشریف لے گئے اور دعاؤں کے ساتھ بنیادی اینٹ نصب فرمائی۔

بعد ازاں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے دوسری اینٹ نصب فرمائی۔

اس کے بعد علی الترتیب درج ذیل جماعتی عہدیداران اور مہمانوں کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب (امیر جماعت جرمنی)، میئر Pfungstadt شہر Patrick Koch صاحب، سابقہ میئر Horst Baier صاحب، عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)، مکرم حیدر علی ظفر صاحب (مربی انچارج جرمنی)، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال لندن)، مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم آفاق احمد صاحب (ریجنل مربی سلسلہ)، مکرم شمشاد احمد قمر صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی)، چوہدری افتخار احمد صاحب (نیشنل صدر مجلس انصار اللہ جرمنی)، مکرم حسنات احمد صاحب (نیشنل صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی)، مکرمہ عطیۃ النور احمد ہیوبش صاحبہ (نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی)، مکرم محمد لقمان مجوکہ صاحب (نیشنل سیکرٹری اشاعت جرمنی)، مکرم حمید احمد خالد صاحب (ریجنل امیر جرمنی)، مکرم ثناء اللہ جوئیہ صاحب (صدر جماعت مقامی)، مکرم ذیشان اصغر صاحب (ایڈیشنل سیکرٹری مال مقامی جماعت)، مکرم وسیم احمد صاحب (زعیم انصار اللہ)، عاصف حیات جوئیہ صاحب (قائد مجلس)، مکرمہ عنبرین شاہ صاحبہ (صدر لجنہ Pfungstadt نارتھ)، مکرمہ نورین مزمل صاحبہ (صدر لجنہ Pfungstadt ساؤتھ)

اس کے علاوہ واقفہ نو عزیزہ سجال رشید اور واقف نو عزیزم معید شاہد کو بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت عطا ہوئی۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے۔ جہاں اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا تناول کیا۔

سنگ بنیاد کی تقریب اور ڈنر کا یہ پروگرام سات بجکر پینتالیس منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے آئے۔ جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بعد ازاں مقامی جماعت کی مجلس عاملہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ اس دوران بچے ایک قطار میں کھڑے ہو چکے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان سب بچوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرمائے۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق آٹھ بجے یہاں سے بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ واپسی پر بھی پولیس کے موٹر سائیکل نے قافلہ کو موٹروے تک Escort کیا۔

قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بیت السبوح میں ورود مسعود ہوا۔

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مہمانان کے تاثرات

آج بیت کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل ہونے والے بہت سے مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب نے مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا اور مہمان اس کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

Pfungstadt شہر کے سابقہ میئر Horst Baier نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے خلیفۃ المسیح سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ خلیفۃ المسیح جو باتیں کر رہے تھے وہ آواز ان کے دل سے نکل رہی تھی اور میرے دل تک پہنچ رہی تھی۔ صاف معلوم ہو رہا تھا کہ ظاہری طور پر بات نہیں کر رہے بلکہ ہر بات حقیقت اور سچائی پر مشتمل تھی۔ آج کے پروگرام کا معیار بہت اعلیٰ تھا۔

Pfungstadt شہر کے موجودہ میئر Patrick Koch نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مجھے خلیفۃ المسیح کے ساتھ بات کرنے کا موقع ملا۔ خلیفہ صاحب نہایت ہی پیار کرنے والے اور امن پسند انسان ہیں۔ خلیفۃ المسیح کا اتنا بڑا مقام ہے وہ ہمارے چھوٹے سے شہر میں آئے اور ان سے ملنا ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانا میرے لئے ایک بڑا اعزاز ہے۔ خلیفہ سے باتیں کر کے میرے علم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ میں نے یہ سوال بھی پوچھا تھا کہ خلیفہ کیسے بنتا ہے؟ تو آپ نے بڑی شفقت سے میرے سوالوں کے جوابات دیئے۔

ایک مہمان کا کہنا تھا کہ خلیفۃ المسیح بہت قابل تعظیم اور دوسرے کو قائل کرنے والے ہیں ان میں دکھاوا نظر نہیں آتا بلکہ حقیقی ایمان نظر آتا ہے۔ گرجا گھروں میں رسوم تو ادا کی جاتی ہیں مگر لوگوں میں صاف نظر آتا ہے کہ وہ اس پر ایمان نہیں رکھتے۔ حضور انور میں یہ چیز دیکھی ہے اور میں نے محسوس کی ہے کہ آپ پورے یقین کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں۔

ایک عمر رسیدہ خاتون Hasse صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ دین بھائی چارہ اور آپس میں پیار اور محبت سے رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ میں نے اس شہر کی انتظامیہ میں بھی کئی سال کام کیا ہے۔ مجھے 25 سال ہوگئے ہیں یہ کوشش کرتے ہوئے کہ لوگ ایک دوسرے کو اخوت، محبت کے جذبات سے ملا کریں۔ مگر جس طرح سے دین نے آج ہمیں اس تقریب میں اکٹھا کیا ہے مجھے اس طرح کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔

خلیفہ وقت کی عاجزی، نرم دلی واضح طور پر نظر آ رہی تھی اور خاص طور پر آپ کی انسانیت کے لئے خدمت اور محبت خوب عیاں تھی۔ میں آج کی اس تقریب کے بعد امید کرتی ہوں کہ ہمارا مستقبل

پُرامن ہوگا۔ محبت اور بھائی چارہ ہوگا جس کی ہم کوشش کررہے ہیں۔

سٹی کونسل کی ایک ممبر Brigitte Scheibf Edelmann صاحبہ نے کہا:

خلیفہ وقت نے امن کا پیغام دیا ہے اور امن کو ہی پھیلایا ہے۔ خلیفۃ المسیح نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ کوئی مذہب اور اسی طرح دین قتل و غارت کی تعلیم نہیں دیتا۔ یہ امن اور محبت کی تعلیم دین میں بہت اچھی لگی ہے۔ خلیفۃ المسیح نے جو یہ تلقین کی ہے کہ سب مل کر امن و محبت سے رہیں اس کا مجھ پر بہت اثر ہوا ہے۔

ایک مہمان نے کہا خلیفۃ المسیح کا خطاب شدت پسندی کی تردید کرتا ہے۔ میں کسی بڑی دینی شخصیت کو تو نہیں جانتا مگر خلیفۃ المسیح کے وجود میں مجھے دین کا ایک نمائندہ نظر آتا ہے۔

ایک مہمان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلیفۃ المسیح نے دین کی امن کی تعلیم پیش کرکے اور بنی نوع انسان کے حقوق بتا کر اور ہمیں توجہ دلا کر اپنی ذمہ داری کو خوب نبھایا ہے۔ مجھے ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے حضور کے وجود سے ایک نور نکل رہا ہو۔

ایک عیسائی مہمان نے کہا کہ خلیفۃ المسیح پُرحوصلہ ہیں اور ایسی پُرسکون اور دوراندیش شخصیت ہیں جو دنیا کی راہنمائی کرتی ہے۔ میں پوپ کی بہت عزت کرتا ہوں لیکن خلیفۃ المسیح کے وجود میں کوئی خاص بات ہے جو مجھے اور کہیں نظر نہیں آتی۔

تین سو کلومیٹر کے فاصلے سے شہر Stuttgart سے ایک نوجوان آئے ہوئے تھے۔ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے کہ خلیفۃ المسیح نے بڑی عمر اور تھکاوٹ کے باوجود بہت پیارے اور خوبصورت انداز میں خطاب فرمایا اور اپنے سے پہلے مقررین کے بارہ میں بات کی۔ مجھے خاص طور پر خلیفۃ المسیح کا یہ نکتہ بڑا پسند آیا جو آپ نے پہلے مقرر کی بات کی درستگی کرتے ہوئے بیان کی کہ بڑی بیت فساد کی علامت نہیں بلکہ جتنی بڑی بیت ہوگی اتنا ہی معاشرہ میں مزید پیار اور امن کا ذریعہ ہوگی۔

ایک مہمان نے کہا: خلیفۃ المسیح کی شخصیت ہمدرد اور کھلے دل کی معلوم ہوتی ہے۔ آپ کے وجود سے محبت اور فراست نمایاں طور پر محسوس ہوتی ہے اور میں انہی باتوں کو جماعت احمدیہ کی بنیاد سمجھتا ہوں۔

ایک مہمان نے کہا کہ مجھے اس بات نے متاثر کیا ہے کہ باوجود اس کے کہ خلیفۃ المسیح کا جماعت میں ایک بڑا مقام ہے لیکن سنگ بنیاد رکھتے وقت میں نے آپ میں عاجزی، انکساری اور لوگوں سے محبت، قربت دیکھی ہے۔

ایک عیسائی عورت نے کہا: اس بیت کا نہ صرف آپ کو فائدہ ہوگا بلکہ یہ ہمیں بھی ایک دوسرے کے قریب کرنے کا ذریعہ ہوگی۔ ہم باہم ایک ہوجائیں گے۔

شذرات ملکی اخبارات سے فکر انگیز اقتباسات

ق۔م۔سردار

امت مسلمہ کی ذمہ داریاں

منور بلوچ صاحب اپنے کالم میں لکھتے ہیں۔

حضرت اقدس رسول کریم ﷺ کے مقام اور مرتبے جن میں اعلیٰ، اکمل، افضل اور خاتمیت جیسی خوبیاں سرفہرست ہیں، کو دنیا پر واضح کرنے کے لئے بحیثیت مسلم قوم مندرجہ ذیل پر توجہ مرکوز کرے تاکہ دنیا کا ہر شخص آپ ﷺ کے مقام اقدس کو پہچان سکے۔ علم، شعور، آگہی اور وجدان کی قوتوں کو بروئے کار لایا جائے۔ دنیا میں طاقت کے توازن کو اعتدال میں لانے کے لئے اپنے خوبصورت تشخص کو اجاگر کیا جائے۔ احترام رائے کے حوالے سے مسلم ممالک میں مکمل جمہوری نظام کی بنیاد ڈالی جائے۔ انسان کی عزت و وقار کے حوالے سے فلاحی ریاستیں قائم کی جائیں۔ عبادات کو رسم و رواج تک محدود کرنے کی بجائے کردار سازی کے مقام تک لایا جائے۔ معاملات کو کمال درجہ عروج بخشا جائے۔ سائنس اور جدید علوم پر دسترس حاصل کرکے اقتصادی منڈیوں میں پاکیزہ انقلاب برپا کیا جائے۔ دنیا میں عامیانہ قبضہ کے تصور کی نفی کرکے امانت کے تصور کو اجاگر کیا جائے۔ زمین کی پیداواری صلاحیتوں میں تمام انسانوں کے حصے کو تسلیم کیا جائے۔ اپنے شب و روز میں عدل اور احسان جیسی پاکیزہ قدروں کو زندہ کیا جائے۔ ایسی جامع قیادت سامنے لائی جائے کہ جو سب کے لئے مرکزیت مہیا کرسکے۔

ایسا کرنے سے دنیا میں پاکیزہ انقلاب رونما ہونے لگے گا۔ ایسا پاکیزہ انقلاب جس میں ہر انسان قابل عزت اور تمام انبیاء علیہ السلام قابل احترام اور ان کی پیروی قابل فخر محسوس ہوگی اور یہ انقلاب یقینی طور پر قرآن کی تعلیم میں پوشیدہ ہے جو انسان کی رہنمائی کے لئے آخری کتاب ہے جو حضور اقدس ﷺ پر نازل کی گئی۔

(خبریں ملتان 5 مارچ 2006ء)

قوم کا امیج

مستنصر حسین تارڑ صاحب اپنے کالم کارواں سرائے میں رقمطراز ہیں۔

ہم ایسے بدقسمت لوگ ہیں ہم نے ڈاکٹر عبدالسلام کو صرف ایک اقلیت سے تعلق کی بنا پر اپنا نہیں بنایا۔ ان کی پذیرائی نہیں کی بلکہ ان کی آمد پر مذہبی جماعتوں کے سرفروش جوتیاں لے کر ائیرپورٹ پر پہنچ گئے۔ کسی بھی قوم کا امیج اس کے لٹیرے لیڈر اور مذہبی تنگ نظر نہیں بناتے۔ دانشور، مصور، گلوکار، سائنس دان اور سوشل ورکر بناتے ہیں۔ نسل انسانی کو خوشی دینے والے اور ان کی زندگیوں کو آسان بنانے والے انہیں بنیادی سہولتیں مہیا کرنے والے بناتے ہیں۔

(اخبار جہاں 25 تا 31 دسمبر 2006ء)

کرک میں علماء میں جھگڑا

کرک کے علاقہ محبتی کلے میں نماز جمعہ کی امامت پر گولیاں چل گئیں، مسجد کا پیش امام دوسرے حافظ قرآن کے ہاتھوں مسجد کے اندر قتل ہوگیا۔ بیچ بچاؤ میں دو افراد زخمی ہوگئے۔

(روزنامہ جنگ 12 فروری 2016ء)

حج کے مقاصد

غلام احمد پرویز لکھتے ہیں۔

کعبہ اسی طرح موجود ہے۔ (بلکہ اس سے کہیں زیادہ چمک اور دمک کے ساتھ۔ اس وقت تو وہ صرف اینٹ پتھر کی کھردری سی عمارت تھی اور اب یاقوت اور مرمر کے در و دیوار پر چاندی اور سونے کی مرصع کاری) لیکن اس وقت وہ جسد ملت کا قلب متحرک تھا اور اب ...... ہماری بے جان نمازوں کی جہت اور بے روح طواف کی چاردیواری۔ یہ ہے فطری نتیجہ۔ اس تبدیلی کا جس سے اسلام جیسا ''دین'' مذہب بن کر رہ گیا۔ رسوم باقی، حق فنا۔ رسم کی پابندی ایسی کہ غیروں کو کعبہ کی عمارت کے قریب نہیں آنے دیا جاتا اور روح سے بے نیازی ایسی کہ انہی غیروں کا اثر و اقتدار اس کے رگ و ریشہ میں سرایت کررہا ہے۔ نماز میں تمام روئے زمین کے مسلمانوں کا رخ ہی ایک قبلہ کی طرف ہوتا ہے اور زندگی کے تمام گوشوں میں ان کی نگاہوں کے قبلے جدا جدا۔ حج کعبہ سے مقصود یہ تھا کہ تمام دنیا کے مسلمان اس مرکزی مقام پر جمع ہوکر، اپنے معاملات حیات کو بطریق احسن حل کرنے کی تدابیر سوچیں اور اس پر بھی غور فکر کریں کہ انسانیت جن مشکلات میں مبتلا ہے، ان کا مداوا کس طرح ہوسکتا ہے۔ لیکن اب ہم حج کرنے جاتے ہیں تاکہ عمر بھر کے گناہوں کا کفارہ ادا کرآئیں اور آتے وقت زمزم کا پانی ٹین کی ڈبیوں میں بند کرکے لیتے آئیں تاکہ اسے مردوں کے کفن پر چھڑکا جائے۔ نتیجہ اس کا وہ سکرات موت کی ہچکیاں جن میں پوری کی پوری امت آج گرفتار ہے حساس قلوب ان کے درد کا مداوا سوچتے ہیں لیکن گھبرا کر رہ جاتے ہیں کہ ع

سینہ تمام داغ داغ پنبہ کجا کجا نہم!

(معراج انسانیت از غلام احمد پرویز صفحہ 239 تا 240)

ازبک زبان میں ترجمہ قرآن کریم

مکرم نصیر احمد قمر صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشاد پر ازبک زبان میں ترجمہ قرآن کے لئے کوششوں کا آغاز 1997ء میں ہوا۔ 1998ء میں ازبک زبان کے ایک ماہر ادیب و شاعر مکرم یُلداش پردا (Yuldash Parda) صاحب کے سپرد یہ کام ہوا۔ جنہوں نے جرمن ترجمہ قرآن کو سامنے رکھ کر ازبک میں ترجمہ کیا اور 1999ء کے آخر تک اسے مکمل کردیا۔

اس دوران حضور کی منظوری سے تین مربیان سلسلہ ازبک زبان کی اعلیٰ تعلیم کے لئے ازبکستان کی مختلف یونیورسٹیوں میں داخلہ لے چکے تھے۔ حضور نے اس ترجمہ کی نظر ثانی کے لئے ایک کمیٹی تشکیل فرمائی جس میں حسب ذیل افراد شامل تھے۔ مکرم حسن طاہر بخاری صاحب، مکرم بشارت احمد صاحب، مکرم ارشد محمود صاحب، مکرم ملک طاہر حیات صاحب (مربیان سلسلہ) مکرم قابل جان صاحب یونیورسٹی لیکچرار، مکرم عثمان علی صاحب یونیورسٹی لیکچرار، مکرم بختیار صاحب یونیورسٹی لیکچرار، مکرمہ دل افروز صاحبہ (ٹیچر)۔

اس کمیٹی نے حضور کے ارشاد کے مطابق حضرت مولوی شیر علی صاحب کے انگریزی ترجمہ قرآن کو سامنے رکھ کر نظر ثانی کا کام شروع کیا۔ اس دوران نیا اردو ترجمہ قرآن کریم بھی تیار ہوچکا تھا۔ چنانچہ حضور کی ہدایت پر اس اردو ترجمہ کو پیش نظر رکھ کر اسے فائنل کیا گیا۔ اس میں سورتوں کے مضامین کا تعارف اور تشریحی نوٹس بھی شامل ہیں۔

تین سال کی مسلسل محنت کے بعد 2005ء میں 990 صفحات پر مشتمل یہ ترجمہ قرآن قازقستان میں زیور طبع سے آراستہ ہوا اور اس کے تین ہزار نسخے طبع ہوئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ ترجمہ بہت مقبول ہے۔

اخلاص کا رنگ

حافظ قدرت اللہ صاحب سابق انچارج ہالینڈ مشن تحریر فرماتے ہیں:۔

''ہمارے نوجوانوں میں بعض نہایت اخلاص کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں جماعتی کاموں میں نہایت شوق سے حصہ لیتے ہیں اور اپنا بہت سا وقت اس کے لئے قربان کرتے ہیں۔ بعض دوستوں کے گھر ہیگ سے خاصے فاصلے پر ہیں مگر اس کے باوجود بیت الذکر میں التزام سے آتے ہیں۔

☆...........☆...........☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 124094 میں رشیدہ بیگم

زوجہ چوہدری شریف احمد مرحوم قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Raleokay ضلع و ملک سیالکوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 5 دسمبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 5 تولہ پاکستانی روپے (2) زرعی زمین 2.5 ایکڑ پاکستانی روپے (Sold) اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔رشیدہ بیگم گواہ شد نمبر 1۔باہر احمد ولد بشیر احمد گواہ شد نمبر 2۔مقصود احمد ولد منظور احمد مرحوم

مسل نمبر 124095 میں صغریٰ بیگم

زوجہ محمد علی قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل کنری ضلع و ملک عمرکوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12 جنوری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 2.5 تولہ پاکستانی روپے اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔صغریٰ بیگم گواہ شد نمبر 1۔علی احمد ولد دین احمد گواہ شد نمبر 2 گلزار احمد نگری ولد عبدالواحد

مسل نمبر 124096 میں ارشاد احمد

ولد نیاز علی قوم راجپوت بھٹی پیشہ زراعت عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 166 مراد ضلع و ملک بہاول نگر پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11 مارچ 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین 2.5 ایکڑ 12 لاکھ روپے (2) بنک بیلنس 21 لاکھ روپے (3) پلاٹ 1.25 مرلہ 13 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 لاکھ روپے ماہوار بصورت ٹھیکہ زمین مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ارشاد احمد گواہ شد نمبر 1۔محمد ولید احمد مظفر احمد گواہ شد نمبر 2۔مشتاق احمد ولد نیاز احمد

مسل نمبر 124097 میں محمد اصغر خیالی

ولد رحمت علی قوم کاہلوں پیشہ کاروبار عمر 68 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 433-Gb ضلع و ملک Toba Tek Singh ,Pakistan بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 13 مارچ 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) مکان 1 مرلہ (2) 2 مکان 5 x 5 مرلہ صادق آباد (3) N.S.C Blance۔25 لاکھ روپے (4) M.C.B Balnce 15 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 30 ہزار روپے ماہوار بصورت Busines مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔محمد اصغر خیالی گواہ شد نمبر 1۔نصیر الدین ولد جمال الدین گواہ شد نمبر 2۔جمیل الرحمٰن ولد مبارک احمد

مسل نمبر 124098 میں عمر محمود مرزا

ولد قمر محمود قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فتح پور ضلع و ملک گجرات پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19 جون 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔عمر محمود مرزا گواہ شد نمبر 1۔ ادریس احمد ولد مرزا محمد حنیف گواہ شد نمبر 2۔محمد انوار ولد محمد اکرم

مسل نمبر 124099 میں بریرہ شفیق

بنت شفیق احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23 نومبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بریرہ شفیق گواہ شد نمبر 1۔منیر احمد جاوید ولد چوہدری بشیر احمد گواہ شد نمبر 2۔آصف شہزاد ولد منیر احمد جاوید

مسل نمبر 124100 میں سدید احمد خان

ولد زاہد مسعود خان قوم.... پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 24 فروری 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔سدید احمد خان گواہ شد نمبر 1۔ چوہدری عبدالعلی خان ولد چوہدری عبدالقدیر خاں گواہ شد نمبر 2۔عبدالمنان ولد عبدالحکیم

مسل نمبر 124101 میں وقاص اشرف

ولد محمد اشرف قوم.... پیشہ کاروبار عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم جولائی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 لاکھ روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔وقاص اشرف گواہ شد نمبر 1۔محمود الغنی سردار ولد عبدالسمیع گواہ شد نمبر 2۔سردار انوار الغنی ولد سردار عبدالسمیع

مسل نمبر 124102 میں ابرار احمد

ولد عبدالشکور قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 8 اکتوبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ابرار احمد گواہ شد نمبر 1۔ظہور الدین احمد ولد میاں فضل الٰہی گواہ شد نمبر 2۔خاور گل ولد خلیل احمد

مسل نمبر 124103 میں حمد شکور

بنت عبدالشکور قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 8 اکتوبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ حمد شکور گواہ شد نمبر 1۔ ظہور الدین احمد ولد میاں فضل الٰہی گواہ شد نمبر 2۔ خاور گل ولد خلیل احمد

مسل نمبر 124104 میں شکیلہ اخواج

بنت اخواج احمد قوم ڈوگر پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Dera Dogran ضلع و ملک Sheikhupura,Pakistan بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26 فروری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔شکیلہ اخواج گواہ شد نمبر 1۔ افتخار الدین ولد جلال الدین گواہ شد نمبر 2۔محمد نواز لنگاہ ولد عبدالکریم

مسل نمبر 124105 میں نورین منیر

بنت منیر احمد قوم ڈوگر پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Dera Dogran ضلع و ملک Sheikhupura,Pakistan بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26 فروری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔نورین منیر گواہ شد نمبر 1۔ افتخار الدین ولد جلال الدین گواہ شد نمبر 2۔محمد نواز لنگاہ ولد عبدالکریم

مسل نمبر 124106 میں Rameez Ahmad

ولد Naseer Ahmad قوم سندھو جٹ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Edmonton ضلع و ملک Canada بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4 دسمبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 Canadian Dollar ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔Rameez Ahmad گواہ شد نمبر 1۔ Nasir Mahmood Butt S/o Munir Ahmad Butt گواہ شد نمبر 2۔ Shafqat Mahmood S/o Mahmood Ahmad

تاریخ عالم 17 ستمبر

☆ **1891ء:** حضرت اقدس مسیح موعود کی صاحبزادی عصمت صاحبہ کی وفات ہوئی۔

☆**1898ء:** حضرت اقدس مسیح موعود کے خلاف مقدمہ انکم ٹیکس سے بریت کا فیصلہ آیا۔ ڈپٹی کمشنر Mr. F T Dixin. Collector of the District Gurdaspur نے یہ فیصلہ دیا۔

☆**1957ء:** ملائیشیا کو اقوام متحدہ کی رکنیت ملی۔

☆ **1974ء:** بنگلہ دیش، گرے ناڈا، گنی بساؤ کو اقوام متحدہ کی رکنیت ملی۔

☆**1991ء:** اسٹونیا، جنوبی کوریا، شمالی کوریا، لیٹویا، لیتھونیا، مارشل آئی لینڈز اور مائیکرونیشیا کو اقوام متحدہ کی رکنیت ملی۔

(مرسلہ: مکرم طارق حیات صاحب)

ایم ٹی اے کے پروگرام

20 ستمبر 2016ء

12:05 am	صومالی سروس
12:40 am	خلافت
1:25 am	راہ ہدیٰ
3:00 am	خطبہ جمعہ 22۔اکتوبر 2010ء
4:20 am	سیرت النبی ﷺ
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	درس حدیث
5:45 am	الترتیل
6:15 am	IAAAE سمپوزیم
6:50 am	آوارد ویکیسں
7:20 am	کڈز ٹائم
7:55 am	خطبہ جمعہ 22۔اکتوبر 2010ء
9:15 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
9:55 am	لقاء العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس
11:35 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	بستان وقف نو
1:10 pm	اسلامی اصول کی فلاسفی
1:30 pm	نور مصطفویؐ
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ 16 ستمبر 2016ء (سندھی ترجمہ)
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	درس
5:45 pm	یسرنا القرآن
6:05 pm	فیتھ میٹرز
7:00 pm	Shotter Shondhane
8:15 pm	سپینش سروس
9:05 pm	اسلامی اصول کی فلاسفی
9:35 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
10:20 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	بستان وقف نو

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 17 ستمبر

طلوع فجر	4:31
طلوع آفتاب	5:51
زوال آفتاب	12:03
غروب آفتاب	6:15
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	39 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	26 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

17 ستمبر 2016ء

7:05 am	خطبہ جمعہ 16 ستمبر 2016ء
8:15 am	راہ ہدیٰ
9:45 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	بیت السلام جرمنی کی تقریب افتتاح
2:00 pm	سوال و جواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ 16 ستمبر 2016ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
11:20 pm	بیت السلام جرمنی کی تقریب افتتاح

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

خالص سونے کے زیورات
فینسی جیولرز
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

Abdul Akbar
AC
Akbar Centre
House Of Gas Appliances
Stoves, Hobs, Hoods, Geezer
Cooking Range, Cooking Cabinet
Sinks, Heater, Gas, Oven, Built-in-Oven
133- Temple Road Abid Market Lahore
PH:042-37353553

FR-10

ایک نام مغل بینکویٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

ھوالشافی
ہمارے ہاں اٹھرا، اولادِ نرینہ، بانجھ پن زنانہ و مردانہ، معدہ و جگر کی سوجن، گردہ، پتہ، مثانہ کی پتھری، عرق النساء کمر درد، جوڑوں کا درد، بواسیر، بھگندر، بریسٹ کینسر، نیز تمام پیچیدہ و لاعلاج امراض کا شافی علاج کیا جاتا ہے۔
نور دواخانہ
دارالنصر غربی اقبال کالج روڈ ربوہ نزد ایکسیس موڑ والا چوک
0333-6065131
0300-6065131
حکیم محمود حیات بھیروی۔ فاضل طب والجراح
ہفتہ اور اتوار کو دواخانہ کھلے گا۔
سوموار تا جمعرات طاہر دواخانہ موٹروے روڈ بھیرہ

طاہر آٹو ورکشاپ اینڈ رینٹ اے کار
ورکشاپ ٹیکسی سٹینڈ ربوہ
ہمارے ہاں پٹرول، ڈیزل EFI گاڑیوں کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز تمام گاڑیوں کے جینئن اور کابلی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں
نیز نیو ماڈل کار اور ہائی ایس مناسب کرایہ پر دستیاب ہے
فون: 0334-6360782,0334-6365114

Blue Lines Travel & Tours
اندرون ملک و بیرون ملک کی ائیر ٹکٹس، ٹکٹس ریزرویشن، ہوٹل بکنگ، ٹریول انشورنس اور پروٹیکٹر وغیرہ رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔
11/20 ریلوے روڈ (بالمقابل احمد مارکیٹ) ربوہ
PH;047-6211295
Mob:03324749941, 03417949309
Email:bluelines2015@hotmail.com

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

ضرورت ہے
سیکیورٹی گارڈ اور آیا کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب صدر محلہ کی تصدیق شدہ درخواست کے ساتھ رابطہ کریں۔
فیوچر ریس سکول
رابطہ 0332-7057097, 047-6213194

گھریلو سامان برائے فروخت
رابطہ: 0333-6706612

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

فلیٹ برائے مستقل کرایہ
تین بیڈ رومز، ڈرائنگ ڈائننگ پر مشتمل فلیٹ نزد بیت الکرامہ تھرڈ فلور پر کرایہ کیلئے میسر ہے۔
کرایہ -/12000 روپے ایڈوانس چھ ماہ
برائے رابطہ: ناصر خلیل دارالصدر جنوبی ربوہ
موبائل: 004793000496
0300-7705302

پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ
نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹافائر ٹرانسفارمر، اوون ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی اونائزر پلانٹ
پی وی سی لائننگ، فائبر لائننگ
پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد
37 دل محمد روڈ لاہور۔ فون نمبر: 0300-4280871,0333-4107060,042-37247741

احباب جماعت کو عید الاضحی مبارک ہو
الرفیع بینکویٹ ہال فیکٹری ایریا اسلام
بکنگ جاری ہے
رشید برادرز ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ
رابطہ: 0300-4966814,0300-7713128
0476211584,0332-7713128